احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 11

منگل 16 مارچ 2004ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

منگل 16 مارچ 2004ء 24 محرم 1425 ہجری-16 امان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 58

مشورہ اور عزم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے وقت مدینہ میں رہ کر مقابلہ کرنا چاہتے تھے-مگر نوجوان صحابہ کے مشورہ پر آپ نے مدینہ سے باہر نکل کر لڑنے کا فیصلہ کیا اور ہتھیار پہن لئے- جب صحابہؓ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو انہوں نے فیصلہ بدلنے کی درخواست کی مگر آپ نے فرمایا:

خدا کا نبی جب ہتھیار پہن لیتا ہے تو اتارتا نہیں-

(سیرت ابن ہشام جلد2ص63 -مشاورۃ الرسول القوم فی الخروج)

مجلس شوریٰ کے نمائندگان اور احباب جماعت کو اہم اور پر معارف ہدایات

نظام خلافت کے بعد دوسرا اہم اور مقدس ادارہ مجلس شوریٰ ہے

آپ کا ہر عمل اور مشورہ تقویٰ پر مبنی اور خدا کی خاطر ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 12 مارچ 2004ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 مارچ 2004ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں قرآن کریم۔ احادیث نبویہؐ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں شوریٰ کے مضمون کو بیان فرمایا تا کہ مختلف ممالک کی مجالس شوریٰ کے مواقع پر اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ حسب سابق حضور انور کا یہ خطبہ دنیا بھر میں احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 39 تلاوت فرمائی اور اس کا یہ ترجمہ پیش فرمایا، اور جو اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے انہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آئندہ چند دنوں میں بہت سے ممالک میں مجالس شوریٰ منعقد ہونے والی ہیں اس لئے آج کا خطبہ شوریٰ کے مضمون پر دینے کا فیصلہ کیا ہے تا کہ جماعتیں اپنی اپنی مجالس شوریٰ کے موقع پر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

مومن کا فرض ہے کہ خوب غور کر کے مشورہ دے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے المستشار مؤتمن جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس سے اس کے بھائی نے مشورہ طلب کیا اور اس نے بغیر غور وخوض کے مشورہ دیا تو اس نے خیانت کی۔ حضور انور نے فرمایا نظام خلافت کے بعد دوسرا اہم اور مقدس ادارہ جماعت میں شوریٰ کا ادارہ ہے۔ مشورہ لینے کا حکم ہے تا کہ معاملہ پوری طرح نکھر کر سامنے آ جائے لیکن ضروری نہیں کہ شوریٰ کے تمام فیصلوں کو قبول بھی کیا جائے مجلس شوریٰ صرف سفارش کرنے کا حق رکھتی ہے اور فیصلہ کرنے کا حق صرف خلیفہ وقت کو حاصل ہوتا ہے اور یہ اختیار اللہ نے اسے دیا ہے۔ اس ضمن میں حضور انور نے آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ بھی پیش فرمایا کہ اکثریت کی رائے کو بعض اوقات رد بھی کر دیا مثلاً جنگ بدر کے موقعہ پر قیدیوں سے سلوک کے بارے میں اکثریت کی رائے رد کر کے آنحضرت ﷺ نے صرف حضرت ابوبکرؓ کی رائے مان لی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے نمائندگان شوریٰ کو جو اہم ہدایات دی ہیں ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہئیں۔ کہ شوریٰ میں محض للہ شامل ہوں۔ سوچ کر خدا کی خاطر آراء دیں۔ ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیں۔ اجلاس کے دوران بھی دعاؤں میں لگے رہیں۔ اپنی رائے منوانے کے لئے بضد نہ ہوں۔ دوسروں کی رائے کو بھی غور سے سنیں کسی کی رائے بھی مفید ہو سکتی ہے۔ کسی کی رائے سے اس لئے اتفاق نہ کریں کہ میرے دوست یا میری جماعت نے یہ رائے دی ہے بلکہ آزادانہ رائے ہونی چاہئے۔ سچی بات تسلیم کرنے سے پرہیز نہ کریں خواہ پیش کرنے والا کوئی ہو۔ رائے قائم کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لیں۔ رائے دیتے وقت احساسات کی پیروی نہیں ہونی چاہئے۔ واقعات اور معین اعداد وشمار پیش نظر ہونے چاہئیں۔ وہ بات کریں جس سے دینی فائدہ ہو ایسے ایجنڈے پیش ہونے چاہئیں جو اعلیٰ اور مؤثر ہوں۔ بلاوجہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بحث نہیں ہونی چاہئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ کا ہر عمل اور مشورہ خدا کی خاطر ہو۔ تقویٰ مدنظر ہو۔ خدا کے حضور جھکیں کہ وہ مدد کرے اگر اس سوچ کے ساتھ مجالس میں بیٹھیں گے اور مشورہ دیں گے تو اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا اور ایسی مجالس کی برکات سے آپ فیض یاب ہونگے۔

حضور انور نے خطبہ کے اختتام سے قبل فرمایا کہ کل انشاء اللہ افریقہ کے بعض ممالک کے دورہ پر جا رہا ہوں اور بعض ممالک ایسے ہیں جہاں خلیفہ وقت کا پہلا دورہ ہے۔ دعا کی تلقین کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا۔ دعا کریں اور بہت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اپنی رحمتوں اور فضلوں کے نشان دکھاتا رہے۔ احمدیت کی فتوحات کے نظارے ہر ملک میں دکھائے۔ دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ ہر احمدی کو ایمان اور اخلاص میں بڑھاتا رہے۔ حضور انور نے فرمایا جہاں تک ممکن ہو سکا ایم ٹی اے کے ذریعہ رابطہ رہے گا۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 مارچ 2004ء کو بیت الفضل لندن میں مندرجہ ذیل نماز جنازہ حاضر وغائب ادا فرمائے۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم خواج احمد چوہدری صاحب

آپ 7 مارچ 2004ء بروز اتوار بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کا تعلق گاؤں بھوپال ضلع سیالکوٹ سے تھا اور آپ یہاں آنے والے پہلے احمدیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور 4 بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم سردار اسد زمان خان آف کینیڈا

آپ 21 فروری 2004 کو 49 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ مکرم سردار جی خان (سردار گل زمان خان صاحب) آف ایبٹ آباد کے بیٹے تھے۔ طالب علمی کے زمانہ میں احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہے۔ مرحوم نہایت مخلص اور نڈر احمدی تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹے اور 3 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری، لندن)

عطیات برائے امداد طلباء

حصول علم ہمارا دینی فریضہ ہے۔ جماعت کو خدا کے فضل سے اس فریضہ کی ادائیگی کیلئے مستحق طلبہ و طالبات کی مالی معاونت کی توفیق مل رہی ہے۔ اس مقصد کیلئے نظارت تعلیم کے تحت با قاعدہ شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلبہ کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ خالصۃً احباب جماعت کے عطیات سے کام کرتا ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لے کر جماعت کے علمی تشخص کو قائم کرنے والوں اور قومی خدمت کرنے والوں میں شامل ہوں۔ اس مد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوائے جا سکتے ہیں۔

خطبہ جمعہ

ہماری ذاتی اور جماعتی ترقی کا انحصار دعا پر ہے اس لئے دعاؤں میں سست نہ ہوں

اللہ تعالیٰ مُضطر کی دعا سنتا ہے۔ اس زمانے میں ہمیں دعا کا ہتھیار دیا گیا ہے

(عبادات اور دعاؤں کی اہمیت کے بارہ میں پر معارف اور ایمان افروز خطبہ جمعہ)

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 /نومبر 2003ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے سورۃ النمل کی آیت 63 تلاوت کی اور فرمایا اس آیت کا ترجمہ یہ ہے:

یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

رمضان اپنی بے شمار برکتیں لے کر آیا اور جن کو اس سے حقیقی معنوں میں فائدہ اٹھانے کی توفیق ملی یعنی راتوں کو اٹھ کر نوافل ادا کرنے کی، فجر کی نماز کے بعد اکثر جگہوں پر حدیث کے درس کا انتظام تھا، اس درس کو سننے کی توفیق ملی۔ (۔) میں پانچ وقت کوشش کر کے نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے آنے کی توفیق ملی۔ درس قرآن کریم اور پھر رات کو تراویح کی نماز ادا کرنے کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ خود بھی ایک دو یا تین قرآن کریم کے دور مکمل کرنے کی توفیق ملی اور پھر روزے رکھنے کی بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ تو آپ میں ایسے وہ لوگ جنہوں نے یہ سب اہتمام کیا اس رمضان میں، انہوں نے یقیناً محسوس کیا ہوگا کہ رمضان آیا اور انتہائی تیزی سے اپنی برکتیں چھوڑتا ہوا چلا گیا۔ عبادتوں کے لطف دوبالا ہوئے۔ خطوط سے پتہ چلتا ہے، مختلف لوگ خط لکھتے رہتے ہیں کہ بہت سوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت کا، اپنی ہستی کا یقین دلایا۔ اللہ کرے کہ یہ برکتیں اب ہم سمیٹے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے نہ کہ ہماری کسی خوبی کی وجہ سے اپنی برکتوں سے ہمیں اپنے برتن بھرنے کی توفیق دی ہے اب ہماری کسی بے پرواہی کی وجہ سے، ہماری کسی کمزوری کی وجہ سے یا ہمارے کسی تکبر کی وجہ سے ہمارے یہ برتن خالی نہ ہو جائیں۔ گزشتہ چند خطبوں سے دعاؤں کی طرف، عبادات کی طرف میں توجہ دلا رہا ہوں۔ اب کسی کو خیال آ سکتا ہے کہ رمضان تھا اور اس مناسبت سے عبادات اور دعاؤں کے اس مضمون کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت تھی۔ اب کوئی اور مضمون شروع کرنا چاہئے۔ لیکن یہ مضمون دعاؤں کا مضمون ایک ایسا مضمون ہے کہ ہم احمدیوں کا اس کے بغیر گزارہ ہی نہیں۔ اس لئے آج پھر میں احباب جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ جس طرح رمضان میں اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر ہم سب نے مل کر آہ وزاری کی ہے اسی طرح اب بھی اسی ذوق اور اسی شوق کے ساتھ اس کے حضور جھکے رہیں، اور ہمیشہ جھکے رہیں۔ اس کا فضل اور رحم مانگتے ہوئے، ہمیشہ اس کی طرف جھکیں اور اس زمانہ کا حضرت مسیح موعود کو ماننے والوں کا ہتھیار ہی یہ ہے کہ اس کے بغیر ہمارا گزارا ہو ہی نہیں سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر تلوار اٹھانے کی اجازت ملی تو اس وجہ سے تھی کہ آپؐ کے خلاف تلوار اٹھائی گئی تھی۔ لیکن اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ کو صرف دعا ہی کا ہتھیار دیا ہے .... اب اس زمانہ میں اگر فتح ملنی ہے (۔) کا غلبہ ہونا ہے تو دلائل کے ساتھ ساتھ صرف دعا سے ہی یہ سب کچھ ملنا ہے۔

اور یہ وہ ہتھیار ہے جو اس زمانہ میں سوائے جماعت احمدیہ کے نہ کسی مذہب کے پاس ہے، نہ کسی فرقے کے پاس ہے۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود کے ذریعہ سے وہ ہتھیار دے دیا جو کسی اور کے پاس اس وقت نہیں۔ پس جب یہ ایک ہتھیار ہے اور واحد ہتھیار ہے جو کسی اور کے پاس ہے ہی نہیں تو پھر ہم اپنے غلبہ کے دن دیکھنے کے لئے کس طرح اس کو کم اہمیت دے سکتے ہیں، کس طرح دعاؤں کی طرف کم توجہ دی جا سکتی ہے۔ ہم ان لاند ہوں کی طرح نہیں ہیں، یہ تو نہیں کہہ سکتے ہم کہ دعاؤں سے بھی کبھی دنیا فتح کی گئی ہے، کبھی ہونٹ ہلانے سے بھی فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ ہم تو یہ کہتے ہیں، بلکہ ہمارا جواب یہی ہونا چاہئے کہ ہاں جب ہونٹ اللہ کا نام لینے کے لئے ہلائے جائیں، جب دل کی آواز ہونٹوں کے ذریعہ سے باہر نکلے اور اللہ سے مدد مانگی جا رہی ہو تو نہ صرف عام فوائد دینی و دنیاوی حاصل ہوتے ہیں بلکہ ایسے لوگوں سے ٹکرانے والے، ایسے اللہ والوں کو تنگ کرنے والے چاہے وہ لوگ ہوں یا حکومتیں ہوں وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہیں، پاش پاش ہو جاتی ہیں۔ **ہمارا خدا تو وہ خدا ہے جو صمد ہے، بہت اونچی شان والا ہے، بہت طاقتوں کا مالک خدا ہے، وہ مضبوط سہارا ہے جس کے ساتھ جب کوئی چمٹ جائے تو وہ اس کی پناہ بن جاتا ہے۔ وہ ایسا سہارا ہے جو اپنے ساتھ چمٹانے کے لئے، ہمیں محفوظ کرنے کے لئے ہمیں آوازیں دے رہا ہے کہ میرے بندو خالص ہو کر میرے پاس آؤ، میری پناہ گاہ میں پناہ لو، دشمن تمہارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ تو جب ہمارا خدا، ہمارا پیارا خدا ہمیں اتنی یقین دہانیاں کروا رہا ہے تو پھر ہم کس طرح اس سے مانگنے، اس کی طرف جھکنے، اس سے دعا کرنے کے مضمون کو چھوڑ سکتے ہیں۔** جماعت احمدیہ کو تو جماعتی اور دنیا کے حالات کو دیکھتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اس آیت میں جو میں نے پڑھی ہے، کہہ دیا ہے کہ میں مضطر کی دعا کو سنتا ہوں، بے قرار دل کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ اس لحاظ سے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے اور یہ ہمارے لئے ہی ہے کہ مضطر کا مطلب صرف بے قرار ہی نہیں ہے بلکہ ایسا شخص ہے جس کے سب راستے کٹ گئے ہوں۔ تو اس وقت صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کے کوئی دنیاوی واسطے اور راستے نہیں ہیں۔ اس معاشرہ میں رہتے ہیں اس لئے جب تنگیاں آتی ہیں تو جو بھی متعلقہ حکام ہوتے ہیں اور مختلف ذرائع ہیں ان کو آگاہ ہم ضرور کرتے ہیں لیکن کبھی ان کو خدا نہیں بناتے۔ کیونکہ ہمیں تو ہمارے خدا نے، ہمارے زندہ خدا نے یہ بتا دیا ہے کہ جب بھی تمہیں میری ضرورت ہو بلکہ ہر وقت جب تم امن کی حالت میں ہو، بظاہر امن کی حالت میں بھی ہو، اس یقین کے ساتھ مجھے پکارو کہ میں بے سہاروں کا سہارا ہوں، ان کی دعائیں سنتا ہوں تو تم مجھے ہمیشہ

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اپنی مدد کے لئے اپنے سامنے پاؤ گے۔لیکن یہ ذہن میں ہونا چاہئے کہ اس اضطرار کے ساتھ دعائیں ہورہی ہیں کہ زبان حال بھی کہہ رہی ہو کہ: حیلے سب جاتے رہے حضرت تواب ہے۔پھر دیکھو اللہ تعالیٰ تمہاری تکلیفیں کس طرح دور کرتا ہے.........لیکن صرف رونا یا گڑگڑانا ہی کافی نہیں بلکہ جیسا کہ فرمایا، ایک اضطراب اور اضطرار ہونا چاہئے ، یہ یقین ہونا چاہئے کہ سب طاقتوں کا سرچشمہ صرف خدا کی ذات ہے۔اور زمینی حملے ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اگر ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’خداتعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بیقراروں کی دعا سنتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے امن یجیب(۔)۔پھر جب کہ خداتعالیٰ نے دعا کی قبولیت کو اپنی ہستی کی علامت ٹھہرائی ہے تو پھر کس طرح کوئی عقل اور حیا والا گمان کرسکتا ہے کہ دعا کرنے پر کوئی آثار صریحہ اجابت کے مترتب نہیں ہوتے اور محض ایک رسمی امر ہے جس میں کچھ بھی روحانیت نہیں۔میرے خیال میں ہے کہ ایسی بے ادبی کوئی سچے ایمان والا ہرگز نہیں کرے گا جبکہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ جس طرح زمین وآسمان کی صفت پر غور کرنے سے سچا خدا پہچانا جاتا ہے اسی طرح دعا کی قبولیت کو دیکھنے سے خداتعالیٰ پر یقین آتا ہے‘‘۔

(ایام الصلح صفحہ 30)

پھر آپ نے فرمایا:

’’کلام الٰہی میں لفظ مضطر سے وہ ضرر یافتہ مراد ہیں جو محض ابتلا کے طور پر ضرر یافتہ ہوں، نہ سزا کے طور پر۔لیکن جو لوگ سزا کے طور پر کسی ضرر کے تختہ مشق ہوں، وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں۔ورنہ لازم آتا ہے کہ قوم نوح اور قوم لوط اور قوم فرعون وغیرہ کی دعائیں اس اضطرار کے وقت میں قبول کی جاتیں مگر ایسا نہیں ہوا اور خدا کے ہاتھ نے ان قوموں کو ہلاک کردیا‘‘۔

(دافع البلاء، صفحہ 11)

تو اس وقت جماعت احمدیہ میں ہی حضرت مسیح موعود کی اس تعریف کے لحاظ سے مضطر ہیں۔بعض ملکوں میں جتنا نقصان جماعت کو یا جماعت کے افراد کو پہنچایا جاتا ہے، یعنی کھل کر اپنے مذہب کا اظہار نہیں کرسکتے۔ہم کہتے ہیں کہ ہم ایک خدا کو مانتے ہیں.........

تو جیسا کہ میں نے شروع میں دعا کے بارہ میں کہا تھا، دعا ہی ہے جو ہمارا اوڑھنا، ہمارا بچھونا ہو۔دعا ہی ہے جس پر ہمیں مکمل طور پر یقین ہونا چاہئے ،اس کے بغیر ہماری زندگی کچھ نہیں۔ربوہ سے بھی اور پاکستان سے مختلف جگہوں سے بھی بڑے جذباتی خط آتے ہیں کہ پتہ نہیں ہم خلافت سے براہ راست، ان معنوں میں براہ راست کہ بغیر کسی واسطہ کے کیونکہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے براہ راست دیکھنے اور سننے کے سامان تو ہوگئے ہیں لیکن یہ سب کچھ یکطرفہ ہے کب ہماری آزادی کے حالات پیدا ہوتے ہیں جب دونوں طرف سے ملنے کے سامان ہوں، کب ہم آزادی سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار بازار میں کھڑے ہوکر کرسکتے ہیں۔تاکہ لوگوں کو پتہ لگے کہ اصل محبت کرنے والے تو ہم لوگ ہیں۔کب قانون میں انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگی۔تو میرا جواب تو یہی ہوتا ہے کہ ان کو کہ جیسا کہ گزشتہ سو سال سے زائد عرصہ سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ ہی ہمیں سنبھالتا رہا ہے، ہماری مشکلیں آسان کرتا رہا ہے، آج بھی وہی خدا ہے جو ان دکھوں کو دور کرے گا (۔) بظاہر ناممکن نظر آنے والی چیز، ناممکن نظر آنے والی بات محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ممکن بن جایا کرتی ہے اور (۔) بن جائے گی۔بڑے بڑے فرعون آئے اور گزر گئے لیکن الٰہی جماعتیں ترقی کرتی ہی چلی گئیں۔لیکن شرط یہ ہے کہ مضطر بن کر اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکیں۔اس لئے رمضان میں جس طرح دعاؤں کی توفیق ملی اس معیار کو قائم رکھیں گے تو کوئی چیز سامنے نہیں ٹھہر سکے گی۔بہت سے باہر سے ربوہ جانیوالوں نے بتایا اور لکھا کہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے عبادت کرنے والوں سے بھری پڑی تھیں اور یہی حال دنیا میں ہر جگہ تھا، یہاں بھی آپ نے دیکھا۔تو (۔) کی آبادی کا یہ انتظام اگر جاری رہے گا، اس میں سستی نہیں آئے گی۔اب اس میں صرف ربوہ ہی نہیں بلکہ جہاں جہاں احمدی آبادیاں ہیں، اپنی (۔) کو آباد رکھنے کی کوشش کریں گی اور ہماری (۔) تنگ پڑنی شروع ہوجائیں گی۔اتنی حاضری ہوگی کہ ہر بچہ، ہر بوڑھا، ہر جوان نمازوں کے دوران (۔) کی طرف جائے گا۔تو یہ کیفیت جب ہوگی تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ہماری دعاؤں کو بہت سنے گا۔اسی طرح گھروں میں بھی خواتین نمازوں اور عبادات کا خاص اہتمام کریں اور پھر دیکھیں کہ (۔) اللہ تعالیٰ کس طرح مدد کو آتا ہے۔اسی طرح جب ہم سب مل کر دعائیں کریں گے، اللہ کے حضور جھکیں گے، عبادات بجالانے کی کوشش کریں گے تو اس کی مثال اس تیز بہاؤ والے پانی کی طرح ہی ہے جب پہاڑی راستوں سے گزرتا ہوا جہاں دریا کا پاٹ تنگ ہوتا ہے، یہ پانی گزر رہا ہوتا ہے تو اپنے راستے میں آنے والے پتھروں کو بھی کاٹ رہا ہوتا ہے اور انہیں بعض اوقات بہا بھی لے جاتا ہے۔اور بڑے بڑے شہتیروں کے بھی ٹکڑے کررہا ہوتا ہے۔اس کی اتنی تیز رفتار ہوتی ہے کہ اس کے سامنے کوئی ٹھہر نہیں سکتا۔تو جب مل کر سب دعا کریں گے۔اکٹھا کرکے جب دعائیں ہورہی ہوں گی ساروں کی، ایک طرف بہاؤ ہورہا ہوگا تو اس دریا کے پانی کی طرح اس کے سامنے جو بھی چیز آئے گی خس وخاشاک کی طرح اڑ جائے گی۔لیکن شرط یہ ہے کہ مستقل مزاجی اور باقاعدگی سے اس طرف توجہ رہے۔رمضان گزر جانے کے بعد ہم ڈھیلے نہ پڑ جائیں، ہماری (۔) ویران نہ نظر آنے لگیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’یادرکھو کہ خداتعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا۔دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آجاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے جیسا کہ فرمایا امن یجیب (۔)

(الحکم جلد 12 نمبر 16 مورخہ 2/ مارچ 1908ء)

پھر فرمایا:

’’دوسری شرط قبولیت دعا کے واسطے یہ ہے کہ جس کے واسطے انسان دعا کرتا ہو اس کے لئے دل میں درد ہو(۔)(الحکم جلد 5 نمبر 32 مورخہ 31/ اگست 1901ء صفحہ 13)

تو جماعت کے لئے بھی آپ یہ درد پیدا کریں گے تو دعائیں بھی (۔) قبول ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ذاتی اپنے معاملات کے لئے بھی اور جماعتی ترقی کے لئے اسی اضطراب اور درد سے دعائیں کرنے کی توفیق دے۔جس طرح ہم اپنے لئے کرتے ہیں اور رمضان میں کرتے رہے ہیں۔پس **میں بار بار آپ کو اس بات کی طرف توجہ دلا رہا ہوں اور دلاتا رہوں گا کہ جس توجہ سے آپ نے رمضان میں اپنی (۔) کی رونق بڑھائی، اپنے گھروں کو عبادات سے سجایا، اس کو اب اسی طرح جاری رکھنے کا بھی عہد کریں۔** ہم نے حضرت اقدس مسیح موعود کو نہ ماننے والوں کی طرح قضائے عمریاں ادا نہیں کرنی کہ رمضان گیا تو چھٹی ہوئی، اب اگلا ماہ رمضان آئے گا تو دیکھیں گے، اب جائے نماز لپیٹ کر الماریوں میں بند کردو، اب قرآن کریم کو غلافوں میں چڑھا کر اپنے پرچھتیوں میں یا شیلفوں میں رکھ دو۔نہیں، بلکہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی خشیت ہر وقت اپنے ذہن میں رکھتے ہوئے اس حدیث پر عمل کرنا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذکر الٰہی کرنے والے اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔یعنی جو ذکر الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔

پھر مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ گھر جن میں خداتعالیٰ

کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللّٰہ تعالیٰ۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب صلوٰۃ النافلۃ فی بیتہ و جوازہ فی المسجد)

پھر ایک حدیث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ’’میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کو زیادہ یاد کرو اور ذکر کی مثال ایسی سمجھو کہ جیسے کسی آدمی کا اس کے دشمن نہایت تیزی کے ساتھ پیچھا کرتے رہے ہوں یہاں تک کہ اس آدمی نے بھاگ کر ایک مضبوط قلعہ میں پناہ لی اور دشمنوں کے ہاتھ میں لگنے سے بچ گیا اسی طرح بندہ شیطان سے نجات نہیں پا سکتا مگر اللہ کی یاد کے سہارے‘‘۔ (جامع ترمذی)

تو دیکھیں کہ یہ حدیث جہاں ہمیں یہ خوشخبری سنا رہی ہے کہ ذکر کرنے سے تم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں جاؤ گے اور مضبوط قلعہ میں اپنے آپ کو محفوظ کر لو گے۔ جس طرح بہت سے لوگوں نے رمضان میں محسوس بھی کیا، اس کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ کہ جس طرح دعاؤں کے بعد ہمیں لگا کہ ہم ایک محفوظ حصار میں آ گئے ہیں۔ تو وہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ جب آپ نے اللہ تعالیٰ کی عبادات میں سستی دکھائی، اللہ کے ذکر سے لاپرواہی برتی، تو دشمن پھر حملہ کرے گا، شیطان پھر حملہ کرے گا۔ اس لئے اس قلعہ میں آپ کے لئے مسلسل دعاؤں اور عبادات کی ضرورت ہے۔ اب مسلسل دعائیں کرتے رہیں گے، عبادات کرتے رہیں گے تو پھر اس مضبوط قلعہ میں رہ سکتے ہیں۔ اللہ سے مدد مانگنے کی ضرورت ہے، اس میں کمزوری نہیں آنی چاہئے۔ اللہ سے مدد مانگتے ہوئے، اس کا فضل مانگتے ہوئے، اب اس میں باقاعدگی قائم رہنی چاہئے جو رمضان میں ہم سب تجربہ کر چکے ہیں، اور اس سے لطف اٹھا چکے ہیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص کوئی نیکی کرتا ہے اس کو دس گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب میں دوں گا۔ اگر وہ برائی کرتا ہے تو اس کو اس برائی کے برابر سزا دوں گا یا اسے بخش دوں گا۔ اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک گز اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک گز میرے قریب ہوتا ہے میں دو گز اس کے قریب ہوتا ہوں۔ اور جو میرے پاس چلتے ہوئے آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔ اگر کوئی شخص دنیا بھر کے گناہ لے کر میرے پاس آئے بشرطیکہ اس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو میں اس کے ساتھ اتنی ہی بڑی مغفرت اور بخشش سے پیش آؤں گا اور اسے معاف کر دوں گا‘‘۔

(مسلم کتاب الذکر باب فضل الذکر و الدعاء)

تو یہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تحریص دلائی ہے کہ اس طرح میں معاف کیا کرتا ہوں۔ اب یہ نہیں کہ بار بار معافی مانگو اور بار بار غلط کام کرتے چلے جاؤ اور میری نافرمانی کرتے چلے جاؤ۔ تو ہم میں سے جنہوں نے بھی اس رمضان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اللہ کی مغفرت اور بخشش سے فائدہ اٹھایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جن فضلوں کے دروازوں کو ہم پر کھولا ہے، ہمارا کام ہے کہ اب اللہ کے فضلوں کو مانگتے ہوئے اسی التزام کے ساتھ اسی باقاعدگی کے ساتھ اس کے سامنے جھکتے ہوئے ان مغفرت اور بخشش کے دروازوں کو بند نہ ہونے دیں۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دروازے ہم پر کھلے رہیں اور ہماری کمزوری کی وجہ سے ہمارے قریب پہنچی ہوئی منزلیں کہیں ہم سے پھر دور نہ ہو جائیں، کہیں ہم راستے میں ہی تھک کر بیٹھ نہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دیتا رہے کہ جس طرح عبادات بجا لانے کا حق ہے اسی طرح عبادات بجا لاتے رہیں۔

حضرت عمرو بن عبسہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (ہمارا) رب رات کے درمیانی حصے میں بندے کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ پس اگر تم سے ہو سکے تو اس گھڑی تو اللہ کا ذکر کرنے والوں میں سے بن جائے تو ضرور بن‘‘۔

(سنن الترمذی۔ کتاب الدعوات)

تو رمضان کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ عادت ہمیں پڑ گئی کہ رات کو اٹھے اور تہجد کی نماز ادا کی، نوافل پڑھے۔ اگر ہم اس عادت کو باقاعدہ کر لیں اور جاری رکھیں تو اس حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ کے ہم بہت قریب ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کا مطلب یہی ہے کہ آپ نے سب کچھ پا لیا۔ تو دعاؤں کے ساتھ پھر ایک بات یہ ہے کہ دعاؤں کے ساتھ، عبادات کے ساتھ جمعہ کے دن کا بھی ایک خاص تعلق ہے۔ اس دن میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا وقت رکھا ہوا ہے جس میں بندے کی دعا سنی جاتی ہے اور پھر اس دور کا حضرت اقدس مسیح موعود کے دور کا (۔) کی نشأۃ ثانیہ کا جمعہ کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔ تو جمعہ کو بھی ہمیں خاص اہتمام سے منانا چاہئے۔ بعض ایسی دعائیں ہیں، جماعتی دعائیں ان کے لحاظ سے بھی خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ نوافل کے لئے بھی، گھر کے ہر فرد کو اٹھنا چاہئے۔ جمعہ پڑھنے کے لئے تمام مردوں کو ضرور جانا چاہئے، کوشش کر کے بھی اور (۔) میں جمعوں کی حاضریاں بھی ایسی ہی ہونی چاہئیں جیسے رمضان میں ہوتی تھیں۔

جیسا کہ حدیث میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے جس میں........ اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرتا ہے اور وہ گھڑی بڑی مختصر ہوتی ہے‘‘۔

تو دعا کی طرف ہر وقت توجہ دیتے رہنا چاہئے۔ کیا پتہ کس وقت وہ گھڑی آ جائے جو قبولیت دعا کی گھڑی ہو، قبولیت دعا کا وقت ہو۔ تو ان تڑپنے والے دلوں کو جو حالات کی وجہ سے جذبات کا اظہار کرتے ہیں، پاکستان میں مختلف جگہوں سے میں یہ کہتا ہوں کہ جمعوں کی رونق بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جذبات کا اظہار کریں۔ اور جب پورے یقین کے ساتھ اس سے مانگیں گے اور اس سے مانگ رہے ہوں گے تو وہ بھی اپنے وعدوں کے مطابق سنے گا بھی اور آپ کی ضروریات بھی پوری کرے گا اور آپ کی دعاؤں کو قبول کرے گا اور آسانیاں پیدا فرمائے گا۔ (۔)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت کشائش کا انتظار کرنا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے لیکن مانگنے والے مانگنے سے تھکیں نہیں۔ بے صبری کا مظاہرہ نہ کریں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ اگر پھنس گئے تو پھر نئے سرے سے سفر شروع کرنا پڑے گا۔ تو اللہ تعالیٰ مختلف رنگ میں دعائیں قبول کرنے کے نظارے ہمیں دکھاتا بھی رہتا ہے۔ تو یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو ڈھارس بندھانے کے لئے، تسلی دینے کے لئے دکھاتا ہے تاکہ بندہ یہ تسلی رکھے کہ اگر خدا تعالیٰ دعا کے طفیل وہ کام کر سکتا ہے جن کو ہم دیکھ چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے، ان کو ہمیں حاصل کرنے کی یا ان کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی تو اس اللہ تعالیٰ میں یہ طاقت بھی ہے کہ یہ جو بظاہر مشکل اور بڑے کام نظر آتے ہیں ان کو بھی کر دے۔ اس لئے صبر اور حوصلے سے دعائیں مانگتے رہنا چاہئے اور کبھی تھکنا نہیں چاہئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’دعا عبادت کا مغز ہے‘‘۔

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’دعا ایسی مصیبت سے بچانے کے لئے بھی فائدہ دیتی ہے جو نازل ہو چکی ہو اور ایسی مصیبت کے بارہ میں بھی جو ابھی نازل نہ ہوئی ہو۔ پس اے اللہ کے بندو! دعا کو اپنے اوپر لازم کر لو‘‘۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

پس اس حدیث کے مطابق بھی ہمیں دعاؤں کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ذاتی طور پر بھی، جماعتی طور پر بھی، ہر پریشانی اور مصیبت اور بلا سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ ان

تمام مشکلات کو جن میں سے ہم اس وقت گزر رہے ہیں جلد دور فرمائے ہمیں مزید ابتلاؤں اور امتحانوں میں نہ ڈالے ہمیں ہر شر سے محفوظ و مامون رکھے۔ اللہ تعالیٰ جلد تر ہمیں اپنے مخالفین پر غلبہ عطا فرمائے۔ لیکن بات وہی ہے کہ ایک اضطراری کیفیت ہمیں اپنے اوپر طاری کرنی ہوگی اور یہ حالت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''اگر میرے بندے میری نسبت سوال کریں کہ وہ کہاں ہے تو ان کو کہہ کہ وہ تم سے بہت قریب ہے۔ میں دعا کرنے والے کی دعا سنتا ہوں۔ پس چاہئے کہ دعاؤں سے میرا وصل ڈھونڈیں اور مجھ پر ایمان لاویں تا کہ کامیاب ہوں۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ 139۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 648)

پس ہم بہت ہی بدقسمت ہوں گے اگر ہم اللہ تعالیٰ کی اس بات پر یقین نہ کریں۔ یقین نہ کرنے والی بات ہی ہے کہ اگر ہم اس کے کہنے کے باوجود اس کا قرب نہ ڈھونڈیں، اس کو تلاش نہ کریں۔ اور رمضان میں جو فضل ہم پر اللہ تعالیٰ نے کئے ہیں ان کو بھلا دیں۔ اور ایمان میں کمزوری دکھائیں۔ اللہ نہ کرے کہ ہم میں سے کوئی بھی ایسی حرکت کرنے والا ہو۔ بلکہ ہمارے ایمانوں میں دن بدن ترقی ہو، زیادتی کے نظارے نظر آتے ہوں، ہر نیا دن ہمیں اللہ تعالیٰ کے اور قریب لانے والا دن ثابت ہو۔ اس شکر گزاری کے طور پر کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں رمضان کی برکتوں سے فیضیاب کیا، ہم مزید اس کے حضور جھکتے چلے جائیں اور اپنی تمام حاجتیں اپنے پیارے خدا کے سامنے پیش کرنے والے ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''دعا جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام نے .... فرض کی ہے اس کی فرضیت کے چار سبب ہیں۔ ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے۔ دوسرے یہ کہ تا دعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو۔ تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایت الٰہی شامل حال ہو تو علم اور حکمت زیادت پکڑے۔ چوتھے یہ کہ اگر دعا کی قبولیت کا الہام اور رویا کے ساتھ وعدہ دیا جائے اور اسی طرح ظہور میں آوے تو معرفت الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے۔

(ایام الصلح صفحہ 14۔ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 672)

پھر آپ نے فرمایا: ''دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دعا کی تعلیم نہیں دی۔ یہ دعا ایک ایسی شے ہے جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے''۔ (یعنی بندے اور خدا میں رشتہ پیدا کرتی ہے) ''اس راہ میں قدم رکھنا بھی مشکل ہے۔ لیکن جو قدم رکھتا ہے پھر دعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ ان مشکلات کو آسان اور سہل کر دیتا ہے .... جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے تو وہ اور ہی انسان ہو جاتا ہے۔ اس کی روحانی کدورتیں دور ہو کر اس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے اور ہر قسم کے تعصب اور ریاکاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے۔ خدا کے لئے ان سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے برداشت کرتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ جو رحمٰن اور رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے اس پر نظر کرتا ہے اور اس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور سے بدل دیتا ہے''۔

(الحکم جلد 5 نمبر 17 مورخہ 10/ مئی 1901ء تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 452)

پھر آپ نے فرمایا: ''دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے (۔) یعنی جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں؟ ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہہ دو کہ وہ بہت ہی قریب ہے اور اس کا ثبوت ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رویا صالحہ کے ذریعہ ملتا ہے اور کبھی کشف و الہام کے واسطے سے اور علاوہ بریں دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے جب کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔ غرض دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جابجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا''۔

(الحکم جلد 9 نمبر 2 مورخہ 17/ جنوری 1905ء تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 651)

پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ذاتی بھی اور جماعتی ترقی کا انحصار بھی دعاؤں پر ہے۔ اس لئے اس میں کبھی سست نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کے مطابق دعائیں کرتے رہیں۔ اپنے ایمانوں کو بھی بڑھائیں، اپنے عمل بھی اس طرح بنائیں جن سے خدا راضی ہو۔ کہیں بھی ہماری ذاتی انا ہمیں تقویٰ سے دور لے جانے والی نہ ہو۔ اور سچا تقویٰ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے عاجزی دکھانے سے ہی پیدا ہوتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''جب میرا بندہ میری بابت سوال کرے پس میں بہت ہی قریب ہوں۔ میں پکارنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ پکارتا ہے۔ بعض لوگ اس کی ذات پر شک کرتے ہیں۔ پس میری ہستی کا نشان یہ ہے کہ تم مجھے پکارو اور مجھ سے مانگو میں تمہیں پکاروں گا اور جواب دوں گا اور تمہیں یاد کروں گا۔ اگر یہ کہو کہ ہم پکارتے ہیں پر وہ جواب نہیں دیتا تو دیکھو کہ تم ایک جگہ کھڑے ہو کر ایک ایسے شخص کو جو تم سے بہت دور ہے پکارتے ہو اور تمہارے اپنے کانوں میں کچھ نقص ہے۔ وہ شخص تو تمہاری آواز کو سن کر تم کو جواب دے گا۔ مگر جب وہ دور سے جواب دے گا تو تم باعث بہرہ پن کے سن نہ سکو گے۔ پس جوں جوں تمہارے درمیانی پردے اور حجاب اور دوری دور ہوتی جائے گی اور تم ضرور اس آواز کو سنو گے۔ جب سے دنیا کی پیدائش ہوئی ہے اس بات کا ثبوت چلا آتا ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو رفتہ رفتہ بالکل یہ بات نابود ہو جاتی کہ اس کی کوئی ہستی ہے۔ پس خدا کی ہستی کے ثبوت کا سب سے زبردست طریقہ یہی ہے کہ ہم اس کی آواز کو سن لیں یا دیدار یا گفتار۔ پس آج کل گفتار قائم مقام ہے دیدار کا۔ یا بات کریں یا دیکھ لیں۔ ہاں جب تک خدا کے اور اس سائل کے درمیان کوئی حجاب ہے اس وقت تک ہم سن نہیں سکتے۔ جب درمیانی پردہ اٹھ جائے گا تو اس کی آواز سنائی دے گی۔

تو یہ خطوط ملتے رہتے ہیں مختلف۔ ان سے ایسا تاثر ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان میں بہت سوں کو جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا، اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا ہوا ہے۔ بہت سوں کے پردے سرکنے شروع ہوئے ہیں، لیکن ابھی حقیقی معرفت حاصل کرنے کے لئے مزید محنت کی ضرورت ہے۔ ان حجابوں کو مکمل طور پر اٹھانے کے لئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا، عبادات کی طرف ابھی باقاعدگی سے توجہ کی ضرورت ہے جیسے رمضان کے مہینے میں توجہ رہی ہے، ہم سب کی توجہ جتنی زیادہ تعداد میں ایسی دعائیں کرنے والے ہماری جماعت میں پیدا ہوں گے اتنا ہی جماعت کا روحانی معیار بلند ہوگا اور ہوتا چلا جائے گا۔ خلیفۂ وقت کو بھی آپ کی دعاؤں سے مدد ملتی

چلی جائے گا اور جب یہ دونوں مل کر ایک دھارے کی شکل اختیار کریں گے تو پھر (۔) فتوحات کے دروازے بھی کھلتے چلے جائیں گے۔ ہمارے ہتھیار یہ دعائیں ہیں جن سے ہم نے فتح پانی ہے (۔) اللہ تعالیٰ ہمیں یہ معیار جلد از جلد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 23/جنوری 2004ء)

غلام مصباح بلوچ صاحب

حضرت چوہدری نور احمد چیمہ صاحب آف داتہ زید کا

رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت چوہدری نور احمد چیمہ صاحب کے والد صاحب کا نام فتح محمد تھا جن کی وفات آپ کے بچپن میں ہوگئی تھی والدہ کا انتقال بھی آپ کے بچپن میں ہو گیا تھا جس کے بعد آپ اور آپ کی ایک بہن محترمہ حسین بی بی صاحبہ اکیلے رہ گئے۔ محترمہ حسین بی بی صاحبہ کی شادی 37 چک ضلع سرگودھا میں محترم حسین بخش صاحب باجوہ کے ساتھ ہوئی۔

داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ میں سب سے پہلے حضرت عبداللہ خان صاحب جو حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ماموں تھے، نے بیعت کی انہوں نے گاؤں میں آ کر بتایا کہ ہم جس کا انتظار کر رہے ہیں وہ آ گیا ہے چنانچہ حضرت نور احمد چیمہ صاحب نے بھی حضرت عبداللہ خان صاحب کے ساتھ قادیان کا پیدل سفر اختیار کیا اور حضرت مسیح موعود کا چہرہ دیکھ کر شرف بیعت ہوئے۔ بیعت کے بعد چند دن رہے اور واپس گاؤں آ گئے اس کے بعد ہر سال قادیان تشریف لے جاتے۔

حضرت چوہدری نور احمد صاحب تعلیم یافتہ نہ تھے لیکن قرآن شریف پڑھنا سیکھ لیا تھا۔ آپ نہایت نیک اور متقی تھے اپنا اکثر وقت بیت الذکر میں گزارتے۔ احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی دوست بھی آپ کی بزرگی کے قائل تھے اور آپ سے دعائیں کراتے تھے ایک مرتبہ ایک عورت جس کے دو بیٹے فوت ہو چکے تھے آپ کے پاس آئی اور دعا کے لئے کہا کہ اللہ تعالیٰ اولاد دے آپ نے فرمایا کہ اللہ بیٹے دے گا لیکن میرے ساتھ وعدہ کرو کہ ان کو قادیان ایک مرتبہ ضرور لے کر جاؤ گی بیعت بے شک نہ کرنا لیکن قادیان ضرور لے کر جانا اس نے کہا ٹھیک ہے بعد میں اس کے دو بیٹے ہوئے لیکن اس وقت آپ کی وفات ہو چکی تھی (1954ء میں) اس عورت کا ایک بیٹا بیمار ہوا تو اس کو وہ وعدہ یاد آیا چنانچہ اس نے ایفاء عہد کے لئے اپنے بیٹوں کو آپ کے بیٹے کے ساتھ ربوہ بھیجا لیکن بیعت انہوں نے نہیں کی۔

ایک مرتبہ گاؤں داتہ زید کا میں کافی عرصے سے بارش نہ ہوئی نہر بھی اس زمانہ میں کوئی نہیں تھی۔ گاؤں کے سب لوگوں نے نماز استسقاء کا ارادہ کیا چنانچہ احمدی دوست ایک میدان میں دعا کے لئے جمع ہوئے حضرت مولوی اکبر علی صاحب امام الصلوۃ نے نماز پڑھائی اگلے دن پھر دعا کے لئے اس میدان میں جمع ہوئے چنانچہ دعا کرتے ہوئے ہی بارش ہوگئی اور بہت بارش ہوئی اس دعا میں سجدہ میں بہت رونے کی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔

آپ کی شادی 37 چک سرگودھا میں باجوہ خاندان کی محترمہ سردار بی بی صاحبہ کے ساتھ ہوئی جو اس وقت داتہ زید کا میں دفن ہیں ان سے آپ کے چھ بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ جن کے نام یہ ہیں۔ 1۔ منظور احمد صاحب (درویش قادیان) 2۔ مکرم غلام رسول صاحب (داتہ زید کا) 3۔ مکرم عطاء اللہ مرحوم۔ 4۔ مکرم امان اللہ مرحوم۔ 5۔ مکرم بقاء اللہ صاحب ربوہ۔ 6۔ مکرم نعمت اللہ صاحب (ربوہ) 7۔ مکرمہ امتہ السلام صاحبہ (بہلولپور سیالکوٹ)۔

آپ ہر سال جلسے میں شریک ہوتے اور حضور کی تقاریر غور سے سنتے۔ 1953ء میں جب آپ جلسے پر آئے تو ملاقات کرنے والوں کے لئے یہ اعلان کیا گیا کہ کوئی شخص حضور سے دوبارہ ملاقات نہ کرے کیونکہ مہمان بہت زیادہ ہیں لیکن آپ نے ایک مرتبہ سیالکوٹ کے وفد کے ساتھ اور پھر سرگودھا کے وفد میں شامل ہو کر ملاقات کی اور حضور سے عرض کی کہ حضور میں نے ساری زندگی کبھی خلافت کی نافرمانی نہیں کی ہمیشہ ہر حکم پر کاربند رہا ہوں لیکن اس مرتبہ حکم تھا کہ دوست صرف ایک ملاقات پر اکتفا کریں لیکن مجھے لگتا ہے کہ یہ میرا آخری موقع ہے کہ حضور سے ملاقات کے لئے آ گیا ہوں پس حضور مجھے معاف فرمائیں حضور مسکرائے اور فرمایا کہ کوئی بات نہیں۔ اس دوران انتظامیہ نے آپ سے کہا کہ بزرگو جلدی کریں لیکن حضور نے فرمایا کہ ٹھہرو انہیں بات کرنے دو۔ اس کے بعد آپ سرگودھا 37 چک گئے اور وہاں بھی یہ کہا کہ شاید میں آئندہ اس طرف نہ آ سکوں اس لئے ملنے آ گیا اس کے بعد آپ گاؤں آ گئے۔

گاؤں آ کر آپ نے اپنی چھوٹی بیٹی امتہ السلام صاحبہ کے رشتہ کی بات کی اور ان کی شادی کا پروگرام بنایا گھر والوں نے کہا کہ میاں جی اتنی جلدی کیا ہے ابھی تو اس سے بڑے آپ کے بیٹے بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا میں اب جلدی جانے والا ہوں بیٹوں کی شادی کا انتظام خود ہی ہو جائے گا لیکن بیٹی کی شادی ایک ذمہ داری ہے جسے میں پورا کر کے جانا چاہتا ہوں اگر پورا کر کے نہ گیا تو خدا کو کیا جواب دوں گا۔ چنانچہ جون 1954ء میں آپ کی وفات ہوگئی۔

حفاظت قادیان کے لئے جب حضرت مصلح موعود نے 313 افراد کو قادیان بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو خاص طور پر فوجی احمدیوں کو اس طرف توجہ کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضرت چوہدری نور احمد صاحب کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو اپنے بڑے بیٹے منظور احمد صاحب کو جو برطانوی حکومت کی فوج میں رہ چکے تھے فرمایا تم بھی قادیان جانے کی تیاری کرو میری خواہش ہے کہ میرا بیٹا بھی کوئی دین کے لئے وقف ہو چنانچہ انہیں قادیان روانہ فرمایا اور یہ ساتھ تاکید کی کہ بیٹا اب کبھی بھی قادیان سے واپس آنے کا نہ سوچنا۔ اس بات پر آپ کو بہت خوشی تھی کہ آپ کا بیٹا درویشان قادیان میں شامل ہے آخری وقت میں آپ فرماتے ہیں کہ میں بہت خوش ہوں کہ میں کامیاب زندگی گزار کر جا رہا ہوں اور میری کوئی ایسی دلی تمنا نہیں جو پوری نہ ہوئی ہو اگر میرا بیٹا درویشان قادیان میں شامل نہ ہوتا تو مجھے بہت قلق ہوتا تھا لیکن اب میں بہت خوش ہوں۔

دعوت الی اللہ کے لئے آپ اردگرد کے گاؤں میں جاتے اور دعوت الی اللہ کرتے ایسے مواقع پر بعض دفعہ مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑتا لیکن آپ اپنا کام کر کے واپس آ جاتے اور اپنے کام سے مطمئن ہوتے۔ جماعتی چندوں میں باقاعدہ تھے اور بیٹوں کو بھی نصیحت کرتے کہ چندوں میں کبھی سستی نہ کرنا۔ نہایت متقی تھے اور خدا تعالیٰ کی ذات پر بہت یقین تھا کبھی بیٹوں کو بخار ہوتا تو کہتے کہ ڈاکٹر کو پیسے دینے ہیں مجھے دو میں علاج کرتا ہوں آپ پیسے لیتے تو صدقہ میں دے آتے اور دعا شروع کر دیتے خدا تعالیٰ کی قدرت کہ اکثر اوقات شفا مل جاتی۔

آپ نے 12/جون 1954ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پائی پہلے امانتاً داتہ زید کا گاؤں میں آپ کی تدفین ہوئی بعدہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ رفقاء میں دفن کیا گیا آپ کا وصیت نمبر 8528 ہے اور قطعہ نمبر 7 کی 18 ویں لائن میں تیسری قبر آپ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو اور درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

آڑے وقت کی دعا

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی فرماتے ہیں:-

مجھ حقیر اور ناچیز کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و احسان سے کثرت کے ساتھ دعائیں کرنے کی توفیق بخشی ہے اور میری بہت سی عاجزانہ دعاؤں کو محض اپنی ازلی وابدی اور بے پایاں رحمت سے شرف قبولیت بھی بخشا ہے میں نے اپنی التجاؤں میں قرآن کریم اور احادیث کی دعاؤں کے علاوہ سیدنا حضرت مسیح موعود کی آڑے وقت کی دعا سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ دعا حضرت اقدس کے ایک خط سے جو آپ نے حضرت مولانا نورالدین صاحب کے نام تحریر فرمایا ماخوذ کی گئی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:-

”اے میرے محسن اور اے میرے خدا میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پر معصیت اور پر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پر گناہ پر رحم کر اور میری بیباکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے اور کوئی چارہ گر نہیں“ آمین

(حیات قدسی جلد 3 ص 12)

اپنی صحت کا خیال رکھیں اور روزانہ ورزش کی عادت ڈالیں

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کار پرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35958 میں رضیہ بیگم زوجہ چوہدری فضل علی قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت ......ساکن نصیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے۔ 2۔ نقد رقم -/25000 روپے۔ 3۔ حق مہر -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رضیہ بیگم زوجہ چوہدری فضل علی نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 1 حکیم فرید احمد ولد حکیم خورشید احمد نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری فضل علی ولد چوہدری غلام محی الدین نصیر آباد رحمان ربوہ

مسل نمبر 35959 میں ریحانہ مبارک بنت مبارک احمد قوم وڑائچ پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد رحمان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 29-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ رقبہ 6 مرلے مالیتی -/90000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/750 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ریحانہ مبارک بنت مبارک احمد نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد طاہر ولد رفیق احمد نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد نصیر آباد رحمان ربوہ

مسل نمبر 35960 میں رخسانہ شریف بنت محمد شریف قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد رحمان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رخسانہ شریف بنت محمد شریف نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد طاہر ولد رفیق احمد نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 2 حکیم فرید احمد ولد حکیم خورشید احمد نصیر آباد رحمان ربوہ

مسل نمبر 35961 میں فرزانہ شریف بنت محمد شریف قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد رحمٰن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فرزانہ شریف بنت محمد شریف نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد طاہر ولد رفیق احمد نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 2 حکیم فرید احمد ولد حکیم خورشید احمد نصیر آباد رحمان ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم ملک مبشر احمد صاحب آف کراچی اطلاع دیتے ہیں کہ محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر شیخ نصیر احمد صاحب مرحوم آف گولارچی 23 فروری 2004ء کو کراچی میں وفات پا گئیں۔ آپ کی عمر تقریباً 70 سال تھی۔ آپ مکرم ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب مرحوم امیر ڈویژن حیدرآباد کی بہو تھیں۔ ان کا جنازہ کراچی سے ربوہ لایا گیا اور تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد محترم حافظ عبدالاعلیٰ صاحب نے دعا کرائی۔ آپ کو ضلع بدین کی پہلی صدر لجنہ اماء اللہ کا اعزاز حاصل تھا۔ تقریباً گیارہ سال تک آپ نے ضلع بدین میں لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں حصہ لیا۔ مرحومہ بہت نیک، دعا گو اور احکام خداوندی پر عمل کرنے والی خاتون تھیں۔ آپ کے بڑے بیٹے ڈاکٹر وحید احمد صاحب لمبا عرصہ اسیر راہ مولا حیدرآباد جیل میں رہے۔ یہ وقت مرحومہ نے بہت صبر اور دعاؤں میں گزارا۔ مرحومہ کی یادگار دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ لواحقین کو صبر جمیل بخشے۔ آمین

دعائے نعم البدل

مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب صدر مجلس نابینا اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم محمد نصراللہ صاحب جونیہ ایم۔ اے نائب صدر دوئم مجلس نابینا ربوہ (حال خوشاب) کا بیٹا طاہر احمد بعمر ساڑھے چار ماہ مورخہ 2 فروری 2004ء کو وفات پا گیا۔ بچہ مکرم جہانگیر محمد صاحب جوئیہ ایڈووکیٹ سابق امیر ضلع خوشاب کا پوتا تھا اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔

چھوٹے قد کا علاج

تین سے بیس سال تک کے لڑکے اور لڑکیوں کو اگر دو ماہ تک مسلسل تین مختلف مرکبات کا باقاعدہ استعمال کروایا جائے تو اللہ کے فضل سے بچوں کے قد مناسب حد تک بڑھ جاتے ہیں اور اُن کی خون و کیلشیم کی کمی دُور ہو کر صحت بھی اچھی ہو جاتی ہے۔

نوٹ: لڑکے اور لڑکیوں کی دوائی الگ الگ ہے۔

تین مختلف مرکبات پر مشتمل دو ماہ کا مکمل علاج رعائتی قیمت -/300 روپے مع ڈاک خرچ -/360 روپے ہر اچھے سٹور سے طلب کریں یا ہمیں خط لکھیں۔

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

ولادت

مکرم عبدالعزیز خان صاحب سیکرٹری وقف نو فیکٹری ایریا شاہدرہ ضلع لاہور لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ امتہ النور صاحبہ زوجہ مکرم ظہیر احمد صاحب کو مورخہ 21 جنوری 2004ء پہلی بچی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "امتہ الرقیب" عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی درازی عمر صحت و سلامتی اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح و رخصتی

مکرمہ مبشرہ یونس صاحبہ زوجہ مکرم یونس علی آصف صاحب مربی سلسلہ ٹنڈو اللہ یار ضلع حیدرآباد اطلاع دیتی ہیں کہ خاکسار کے بھائی مکرم ظفر اقبال صاحب ولد مکرم محمد اقبال صاحب آف حیدرآباد سندھ، کا نکاح مکرمہ لبنیٰ ناز صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید سندھی مرحوم آف دارالفضل شرقی ربوہ کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مورخہ 4 فروری 2004ء کو بیت المبارک میں پڑھا اگلے روز رخصتی عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد اکرام چوہدری صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب)

مکرم محمد اکرام چوہدری صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب آف کمشنر روڈ گوجرانوالہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ نمبر 17/10 دارالصدر شمالی ربوہ کل رقبہ 4 کنال میں سے ان کا حصہ 6 مرلہ 99 فٹ ہے۔ یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم محمد اکرام چوہدری صاحب (بیٹا)
(2) محترمہ مبارکہ اعجاز صاحبہ (بیٹی)
(3) محترمہ شاہدہ اکرم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 16 مارچ 2004ء

طلوع فجر	4:54
طلوع آفتاب	6:16
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	6:19

ایران کے ایٹمی ہتھیار عالمی ایٹمی توانائی ایجنسی نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں ایٹمی ہتھیار چھپانے پر ایران کی مذمت کی گئی ہے ایران نے اس قرارداد پر سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔

مسئلہ کشمیر صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان قیام امن کیلئے مسئلہ کشمیر کو مرکزیت حاصل ہے۔

قومی مفادات وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ ہر چیز ملکی اور قومی مفاد پر مقدم ہے۔ پاکستان قومی مفادات کا کبھی سودا نہیں کرے گا۔ وزیر خارجہ کولن پاول سے مسئلہ کشمیر سمیت تمام معاملات پر بات چیت ہوگی۔ حکومت تحریکوں سے جانے والی نہیں۔ اپوزیشن منفی سیاست سے گریز کرے۔ وانا آپریشن امریکہ کی خوشنودی کیلئے نہیں کیا جارہا۔

ڈاکٹر قدیر سے متعلق معلومات جوہری ہتھیاروں کی تفتیش پر مامور امریکی ماہرین کی ٹیم نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے بارے میں حاصل کردہ معلومات پر عدم اطمینان کا اظہار کر دیا ہے۔

3 بم دھماکے اسرائیل میں بندرگاہ پر تین بم دھماکوں میں 11 افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ فلسطینی تنظیموں حماس اور الاقصیٰ بریگیڈ نے ذمہ داری قبول کرلی۔

غیر مہذب ملک اقوام متحدہ نے پاکستان کو دنیا کے ان چند غیر مہذب ملکوں کی فہرست میں شامل کرلیا ہے جنہوں نے انسانی حقوق سے متعلق ابھی تک بین الاقوامی معاہدوں پر دستخط نہیں کئے۔ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کی حالیہ رپورٹ کے مطابق پاکستان نے انسانی حقوق کے 12 معاہدوں میں سے صرف 5 معاہدوں پر دستخط کئے ہیں لیکن ان پر بھی عملدرآمد نہیں کیا۔

امیر ملکوں کیلئے ویزا کی پابندی ختم کویت نے 34 امیر ملکوں کے شہریوں پر پیشگی ویزا کی پابندی ختم کر دی ہے۔ اب امریکہ۔ مغربی یورپ۔ جنوب مشرقی ایشیا۔ نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے شہریوں کو ائر پورٹ پر سے ویزا دے دیا جائے گا۔ اقدام کا مقصد ملکی معیشت کو فروغ دینا ہے۔

روس میں صدارتی الیکشن روس میں صدارتی انتخابات کے لئے پولنگ شروع ہو گئی ہے۔ سوویت یونین ٹوٹنے کے بعد یہ تیسرے صدارتی الیکشن ہیں۔ الیکشن میں 10 کروڑ 90 لاکھ افراد حق رائے دہی استعمال کریں گے۔

نائیجیریا میں فسادات گزشتہ دنوں نائیجیریا میں ہونے والے فسادات کے دوران 100 افراد ہلاک اور دس ہزار سے زائد بے گھر ہو گئے یہ فسادات 24 فروری سے ملک کے مختلف حصوں میں شروع ہوئے تھے۔

چکر

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ:

(الف) ”کاکولس کا تعلق بھی کانوں کی خرابی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے چکروں سے ہے جن میں یہ سب سے گہری دوا ہے“۔ (صفحہ:166)

(ب) ”وہ چکر جو کان کی خرابی کی وجہ سے آتے ہیں ان میں (آئرس ورسیکولر) بھی مفید ثابت ہوتی ہے۔ عموماً ایسی کیفیت میں کاکولس بہت اچھا اثر کرتی ہے لیکن اگر کام نہ آئے تو آئرس ورسیکولر کو بھی یاد رکھیں۔ یہ بھی کان کے پردہ کی خرابی اور اس میں موجود مائع کا توازن بگڑنے کی وجہ سے آنے والے چکروں کے لئے بہترین دوا ہے۔ معدہ کی خرابی کی وجہ سے جو چکر آتے ہیں ان میں نکس وامیکا اور برائیونیا مفید ہے“۔ (صفحہ:483)

(ج) ”اگر ذہنی دباؤ کی وجہ سے جسمانی تھکاوٹ ہو یا جسمانی تھکاوٹ کے ساتھ ذہنی دباؤ بھی ہو تو جسم میں بھی کمزوری پیدا ہونے لگتی ہے۔ نیند نہیں آتی۔ ہر وقت فکر اور پریشانی لاحق رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے سردرد ہو جاتا ہے۔ چکر، متلی اور قے کا رجحان ہوتا ہے حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ چلتے ہوئے جھٹکا لگ جائے تو حالت ابتر ہو جاتی ہے۔ ایسے مریض کی علامات میں سفر کے دوران اضافہ ہو جاتا ہے۔ اچانک حرکت سے توازن بگڑ جائے تو کاکولس اول طور پر ذہن میں آنی چاہئے“۔ (صفحہ:310)

پلوٹو (Pluto)

یہ نظام شمسی کا سورج سے دور ترین۔ سائز میں سب سے چھوٹا اور وزن میں ہلکا ترین سیارہ ہے اس کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کے سورج کے گرد گردش کے مدار کا انتہائی زیادہ بیضوی شکل کا ہونا ہے۔ جس کی وجہ سے نیپچون سیارہ سے دو ارب سے کچھ کم میل کی دوری پر ہونے کی وجہ سے اس کی سورج کے گرد 248 سال میں مکمل ہونے والی گردش کے دوران آٹھ فیصد گردش نیپچون سیارہ کی سورج کے گرد گردش کے دائرے کے اندر کی طرف آ جاتی ہے اور یوں سورج کا سب سے دور آخری سیارہ ہونے کے باوجود ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ تقریباً 31 سال تک کے عرصہ کے لئے اس سے پہلے واقع ہونے والا سیارہ نیپچون سورج سے دور ترین آخری سیارہ بن جاتا ہے۔ 1999ء تک ایسا ہی تھا۔ اس کے گرد صرف ایک چاند گردش کرتا ہے اور وہ اتنا بڑا ہے کہ اس کے اپنے سائز کا 1/3 ہے۔ پلوٹو کا قطر 1900 میل کا ہے یعنی زمین کے چاند سے بھی چھوٹا۔ سورج سے زیادہ سے زیادہ فاصلہ 4 ارب 57 لاکھ 12 ہزار میل اور کم سے کم فاصلہ 2 ارب 74 لاکھ 80 ہزار میل ہے۔ اس کا دن 6 زمینی دنوں کے برابر اور سال 248 زمینی سال کے برابر ہے اور اس کی کشش ثقل سے باہر نکلنے کے لئے صرف 11880 میل فی گھنٹہ کی رفتار درکار ہے۔

سر ظفر اللہ خان کی یادداشتیں

جو پروفیسر ولکاکس اور پروفیسر ایمبری آف کولمبیا یونیورسٹی کے انٹرویوز پر مشتمل ہے۔ جس کا اردو ترجمہ پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب نے کیا ہے۔ سر ظفر اللہ خان صاحب سے یہ انٹرویوز 63-1962 کے دوران نیویارک شہر میں حاصل کئے گئے جب آپ یونائیٹڈ نیشنز کی جنرل اسمبلی کے صدر تھے۔ کتاب مجلد باتصویر 284 صفحات پر مشتمل ہے۔ اور اسے ادارہ کاغذی پیرہن 72 بیڈن روڈ نے شائع کیا ہے۔ قیمت -/220 روپے علاوہ خرچ ڈاک۔ کتاب فرید احمد عطاء اللہ 141 سی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور سے حاصل کی جاسکتی ہے۔
فون نمبر: 042-5863247

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

سی پی ایل نمبر 29

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا، اور بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
اوقات مطب
موسم گرما صبح 8 تا 1 بجے شام 4 تا 8 بجے
موسم سرما صبح 9 تا 1 بجے شام 3 تا 7 بجے
جمعۃ المبارک صبح 8 تا 11 بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 211434-212434
فیکس 04524-213966

خان نیم بلینس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86-ایف ماڈل اقبال روڈ، کالونی شاہدرہ لاہور

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں باعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 04524-214510-04942-423173